زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے 27 اپریل 2026ء کی صبح 11:30 پر کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئر پرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک
جناب سلیم اللہ	ڈپٹی گورنر
جناب محمد امین خان لودھی	ڈپٹی گورنر
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب نجف یاور خان	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب محمد علی لطیف	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین	بیرونی رکن
ڈاکٹر حامد مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب فیاض الرحمٰن	کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 26ء اور مالی سال 27ء کے امکانات

1۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 09 مارچ 2026ء کو منعقدہ اجلاس کے بعد ہونے والی عالمی اور ملکی معاشی پیش رفتوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ کمیٹی کو بیس لائن پیش گوئیوں میں استعمال کیے گئے اہم مفروضات سمیت کلیدی معاشی اظہاریوں کے ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزے اور تجزیے پیش کیے گئے۔

2۔ عالمی رجحانات اور پیش رفت پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کو آگاہ کیا کہ مشرق وسطیٰ تنازعے کے طُول پکڑنے، خصوصاً آبنائے ہرمز کے ذریعے بحری ٹرانزٹ میں تعطل، سے کلی معاشی منظرنامے کی بے یقینی بڑھی ہے۔ اس کے نتیجے میں رسد میں تعطل نے عالمی توانائی بشمول خام تیل، ایل این جی اور پیٹرولیم مصنوعات کی منڈیوں کو خاصا متاثر کیا ہے۔ مزید برآں، فروری اور مارچ 2026ء کے مہینوں میں تیل کی عالمی پیداوار میں خاصی کمی ہوئی، اور تیل پیدا کرنے والی اہم معیشتوں کی پیداوار میں بڑی کمی دیکھی گئی۔ اسٹاف نے یہ بات مزید اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے تیل کی عالمی قیمتیں بلند سطح پر رہی ہیں، اگرچہ وہ تنازعے میں شدت آنے کے فوراً بعد دیکھی گئی بلند سطح کے مقابلے میں کسی حد تک کم ہیں، جبکہ ڈیزل جیسی اہم پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں قدرے بلند رہی ہیں۔ اس کے ساتھ مال برداری اور بیمہ کی لاگتوں میں بحری ترسیلات کے روٹ میں تبدیلی اور بلند جغرافیائی اور سیاسی خطرات کے باعث تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اسٹاف نے یہ بھی بتایا کہ جاری جغرافیائی اور سیاسی پیش رفت کا نتیجہ توانائی کی بلند عالمی قیمتوں کے باعث پاکستان کے تناسباتِ تجارت میں بگاڑ کی صورت میں نکلا ہے۔ مزید برآں، مال برداری اور بیمہ کی لاگتوں میں اضافے سے توقع ہے کہ بیرونی خدمات کے کھاتے کا خسارہ بڑھے گا، جبکہ علاقائی تجارتی راستوں میں رکاوٹیں برآمدات پر دباؤ ڈال سکتی ہیں۔ کمیٹی کو مزید آگاہ کیا گیا کہ عالمی مالی حالات دشوار رہے ہیں، اور بیشتر مرکزی بینکوں نے اپنے حالیہ اجلاسوں میں محتاط موقف برقرار رکھا ہے، جبکہ توقع ہے کہ ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینک قلیل مدت میں سخت زری پالیسی موقف برقرار رکھیں گے۔

3۔ اسٹاف کے تجزیے کے مطابق امکان ہے کہ عالمی معاشی حالات میں قلیل تا وسط مدت میں بے یقینی برقرار رہے گی۔ توانائی کی قیمتیں تنازعے سے پہلے کی سطح کے مقابلے میں بلند رہنے کی توقع ہے، جبکہ رسد میں تعطل اور تجارت کے متعلق بے یقینی عالمی نمو پر اثرانداز ہو سکتی ہے۔ منظرنامے کا بڑی حد تک دارومدار تنازعے کی مدت اور شدت پر ہوگا، جبکہ اجناس کی قیمتوں اور مالی منڈیوں مزید اتار چڑھاؤ کے خطرات موجود ہیں۔ مزید برآں، آئی ایم ایف نے اپریل 2026ء کی عالمی معاشی منظرنامے کی رپورٹ میں تنازعہ جاری رہنے کی صورت میں 2026ء کے دوران عالمی معاشی نمو میں کمی اور بلند مہنگائی کی پیش گوئی کی ہے۔ تنازعے میں کشیدگی بڑھنے سے مہنگائی کا عالمی دباؤ بڑھ سکتا ہے اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی بیرونی طلب پر منفی اثرات ڈال سکتا ہے۔ اسٹاف نے کمیٹی کو تیل کی قیمتوں کے مختلف منظرناموں سے بھی آگاہ کیا، جو مشرقِ وسطیٰ میں تنازعے کی شدت اور میعاد کے متعلق مختلف مفروضوں پر مبنی ہیں۔

4۔ بیرونی شعبے کے حوالے سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے، اسٹاف نے آگاہ کیا کہ فروری اور مارچ 2026ء میں جاری کھاتہ مسلسل سرپلس میں رہا، جو جولائی تا مارچ مالی سال 26ء کے دوران مجموعی طور پر مختصر سرپلس پر منتج ہوا۔ یہ سرپلس بنیادی طور پر توقعات سے زیادہ بلند قدر والی (ایچ وی اے) ٹیکسٹائل برآمدات کے باعث حاصل ہوئی۔ ترسیلاتِ زر بھی بدستور مضبوط رہیں اور تجارتی خسارے کے ایک بڑے حصے کو پورا کرتی رہیں۔ مالی کھاتے پر بحث کرتے ہوئے، اسٹاف نے بتایا کہ حکومت نے دوفریقی انتظامات میں بہتری اور چار سال سے زائد عرصے کے وقفے کے بعد بازارِ سرمایہ میں دوبارہ داخلے کے ذریعے یورو بانڈز کے اجرا سے بیرونی مالکاری فعال طور پر بڑھائی ہے۔ اس سے قرضوں اور واجبات کی حالیہ ادائیگیوں کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر پڑنے والے اثرات کو کم کرنے میں مدد ملی۔ مزید برآں، 27 مارچ 2026ء کو آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹاف لیول معاہدہ طے پا گیا۔ بیرونی قرضوں کی خاصی ادائیگیوں کے باوجود، 24 اپریل 2026ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر تقریباً 15.8 ارب ڈالر ہو گئے۔

5۔ بیرونی کھاتے کے منظرنامے پر بحث کے دوران اسٹاف نے تجزیہ پیش کیا کہ بیرونی ماحول دشوار ہونے کے باوجود مالی سال 26ء میں کرنٹ اکاؤنٹ سابقہ پیش گوئی کی نچلی حد کے قریب رہنے کا امکان ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کے جاری تنازع کی وجہ سے برآمدات میں کمی متوقع ہے۔ مالی سال 27ء میں بھی بیرونی دباؤ برقرار رہنے کا امکان ہے کیونکہ توانائی کی درآمدی لاگت زیادہ ہے اور عالمی غیر یقینی صورت حال برقرار ہے۔ تاہم، توقع ہے کہ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر کا مسلسل استحکام اور منصوبہ بند سرکاری آمدنی کا حصول بیرونی بفرز کو سہارا دے گا۔ چنانچہ، توقع ہے کہ اسٹیٹ بینک کے زرِ مبادلہ ذخائر جون 2026ء کے آخر تک 18 ارب ڈالر سے تجاوز کر جائیں گے۔ تاہم، یہ منظرنامہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں تغیر، جغرافیائی وسیاسی صورت حال، بیرونی مالکاری کے بارے میں غیر یقینی کیفیت، اور دنیا بھر میں، خاص طور پر خلیج تعاون کونسل کے ملکوں میں اقتصادی نمو گرنے کی پیش گوئی کے باعث ترسیلاتِ زر کو لاحق ممکنہ خطرات کے سبب اب بھی خطرات سے دوچار ہے۔

6۔ مہنگائی پر بات کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ مارچ 2026ء کے دوران عمومی مہنگائی 7.3 فیصد تک چلی گئی جبکہ قوزی مہنگائی 7.8 فیصد تک بڑھ گئی۔ مہنگائی میں یہ اضافہ توانائی کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے ملکی قیمتوں پر پڑنے والے اثرات اور اساسی اثر کے سبب ہوا۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ ایندھن کی قیمتوں میں ردوبدل کے اثرات قوزی مہنگائی پر ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں، اور یہ ٹرانسپورٹ کرایوں اور متعلقہ اخراجات میں اضافے کے ذریعے ہوا، جو دراصل مہنگائی کے دورِ ثانی کے اثرات کی ابتدائی علامات ہیں۔ تاہم، اہم اجناس کی رسد بہتر رہنے کی وجہ سے غذائی مہنگائی اب تک نسبتاً قابو میں رہی ہے، جس نے عمومی مہنگائی پر بڑھا ہوا دباؤ جزوی طور پر کم کرنے میں مدد دی۔ تازہ ترین سروے کے مطابق صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات مزید ابتر ہوئی ہیں، جو مہنگائی کا مضمر دباؤ آئندہ ظاہر ہونے کی بھی عکاسی کرتی ہیں۔

7۔ مستقبل کی مہنگائی کے بارے میں بات کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ آنے والے مہینوں میں مہنگائی مزید بڑھنے کی توقع ہے اور یہ دوہندسی بھی ہو سکتی ہے جس کے بعد یہ رفتہ رفتہ کم ہو جائے گی۔ اگرچہ غذائی اشیا کی مقامی رسد کے حالات سازگار ہیں، جو کچھ سہارا دے سکتے ہیں، تاہم مجموعی طور پر مہنگائی خاصے عرصے تک بلند رہنے کا

خدشہ ہے۔ مالی سال 27ء کے بیشتر عرصے میں مہنگائی ہدف یعنی 5 تا 7 فیصد کی بالائی حد سے بھی اوپر رہنے کا امکان ہے۔ تاہم، یہ منظر نامہ نمایاں طور پر غیر یقینی صورتِ حال پر منحصر ہے خصوصاً توانائی کی عالمی قیمتوں، ملکی معیشت پر ان کے اثرات کی حد، ممکنہ مالیاتی ردوبدل اور متغیر غذائی قیمتوں کے حوالے سے۔

8۔ اس کے بعد اسٹاف نے سیٹلائٹ تصاویر کی بنیاد پر اور روایتی اقتصادی اظہاریے، دونوں کو استعمال کرتے ہوئے حقیقی شعبے میں ہونے والی پیش رفت کا ذکر کیا۔ اسٹاف نے بتایا کہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں سالانہ 3.8 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ نمو 1.9 فیصد رہی تھی۔ حالیہ بہتری وسیع البنیاد تھی۔ اسی دوران، بلند تعدد کے اظہاریوں نے، جن میں گاڑیوں کی فروخت، ملکی سطح پر سیمنٹ کی ترسیل، کھاد کا استعمال، بجلی کی پیداوار اور مشینری نیز وساطتی اشیا کی درآمدات شامل ہیں، جنوری تا مارچ مالی سال 26ء کے دوران اقتصادی سرگرمیوں میں بدستور بہتری کی نشاندہی کی۔ اس بہتری کی عکاسی بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں جولائی تا فروری مالی سال 26ء کے دوران سال بسال 5.9 فیصد سے ہوتی ہے، جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ 1.8 فیصد سکڑ گئی تھی۔ اسٹاف نے یہ بھی بتایا کہ اس بہتری کے باوجود مارچ اور آغازِ اپریل کے تازہ ترین اعداد و شمار ان سرگرمیوں میں معمولی سی کمی دکھاتے ہیں۔ یہ بات بلند تعدد کے روایتی اظہاریوں اور سیٹلائٹ پر مبنی متبادل اظہاریوں دونوں سے ظاہر ہوتی ہے، جن میں رات کے وقت روشنیوں اور گیس کے اخراج میں آنے والی نسبتاً کمی شامل بھی ہے۔ دریں اثنا، زراعت کا منظر نامہ کسی حد تک معتدل ہوا ہے، جس کی بنیادی وجہ زراعت پر وفاقی کمیٹی کے ابتدائی تخمینے ہیں جن کے مطابق گندم کی پیداوار توقع سے کم رہی۔

9۔ تازہ ترین معلومات اور مفروضات کی بنیاد پر، اسٹاف نے تخمینہ لگایا کہ مالی سال 26ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی کی نمو غالباً پہلے سے متوقع 3.75 تا 4.75 فیصد کی حد کے نچلے سرے کے قریب رہے گی۔ بالخصوص، توانائی کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے اثرات اور مشرقِ وسطیٰ کے تنازعے کے باعث پیدا ہونے والی رسدی رکاوٹوں کے ثانوی اثرات سے صنعتی اور خدمات کے شعبوں پر دباؤ پڑنے کی توقع ہے، جس کے نتیجے میں مالی سال 26ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران معاشی نمو کی رفتار میں اعتدال آنے کا امکان ہے۔ مستقبل میں، مالی سال 27ء کے دوران بھی معاشی سرگرمیوں میں یہ اعتدال برقرار رہنے کا امکان ہے۔ تاہم، بالخصوص تنازعے کے دورانیے اور شدت، نیز اجناس کی عالمی قیمتوں اور رسدی سلسلوں پر اس کے ممکنہ اثرات کے حوالے سے منظر نامہ بدستور نمایاں غیر یقینی صورتِ حال سے دوچار ہے۔

10۔ مالی شعبے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اسٹاف نے نشاندہی کی کہ مالیاتی یکجائی کی کوششیں بحیثیتِ مجموعی درست سمت میں جاری رہیں۔ تاہم، ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں مقررہ ہدف سے کم رہیں، جس کے نتیجے میں مالی سال 26ء کے جولائی تا مارچ کے دوران مجموعی طور پر 611 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ اسی مدت کے دوران مالی خسارہ، مالی وسائل کے حصول سے متعلق اعداد و شمار کے مطابق قابو میں رہا۔ اسٹاف نے مزید آگاہ کیا کہ عالمی منڈی میں تیل کی بلند قیمتوں نے مالیاتی نظم ونسق کو مزید دشوار بنا دیا ہے، کیونکہ توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات منتقل ہونے کے باعث کمزور زمروں کے لیے ہدفی امدادی اقدامات ناگزیر ہو گئے ہیں۔ مزید برآں، پٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کی مؤثر شرحوں میں نمایاں کمی کے باعث غیر ٹیکس محاصل میں مزید کمی متوقع ہے۔ اسٹاف نے زور دیا کہ مالی سال 26ء کے لیے مقررہ بنیادی سرپلس کے ہدف کے حصول کے لیے اخراجات کو مزید معقول بنانے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ مالی سال 27ء میں بالخصوص ٹیکس نیٹ کو بڑھانے، محاصل میں اضافے، اور مالیاتی پائیداری کو مضبوط بنانے کے لیے ساختی اصلاحات پر عمل درآمد کے ذریعے مالیاتی یکجائی کو برقرار رکھنا بدستور نہایت اہم ہو گا۔

11۔ زری مجموعوں کے حوالے سے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ 10 اپریل 2026ء تک زرِ وسیع (ایم ٹو) کی شرحِ نمو 14.5 فیصد رہی، جو 20 فروری 2026ء کو 16.0 فیصد تھی۔ اس کمی کی بنیادی وجہ خالص میزانیہ قرض گیری کی سست روی تھی۔ مزید برآں، ڈپازٹس میں سست روی کے باعث کرنسی اور ڈپازٹس کا تناسب بڑھ کر 39.3 فیصد ہو گیا۔ زرِ محفوظ (آر ایم) کی نمو کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اسٹاف نے آگاہ کیا کہ اس میں خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ 10 اپریل 2026ء تک زرِ محفوظ کی نمو میں خالص بیرونی اثاثوں کا حصہ 12.1 فیصد تھا۔

12۔ اسٹاف نے یہ بھی بتایا کہ معاشی سرگرمیاں بڑھنے اور پالیسی ریٹ میں سابقہ کمی کے تاخیری اثرات کے باعث نجی شعبے کے قرضے بدستور تقریباً 13 فیصد سے بڑھے۔ مجموعی طور پر، 10 اپریل 2026ء تک نجی شعبے کے قرضوں کا استعمال 770.5 ارب روپے رہا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ حجم 634.6 ارب روپے تھا۔ قرض کی فراہمی چینی، تھوک اور خردہ تجارت، کیمیکلز اور زرعی شعبوں میں مرکوز تھی، جبکہ صارفی مالکاری میں اضافہ جاری رہا، جو مضبوط ملکی طلب کی نشاندہی کرتا ہے۔

ماڈل پر مبنی جانچ

13۔ اسٹاف نے خطِ بنیاد کے تحت ماڈل پر مبنی مہنگائی کی پیش گوئیاں کیں، جس میں پالیسی ریٹ کی سمت میں کوئی تبدیلی نہیں تھی، اور ان تخمینوں کا موازنہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کی پیش گوئیوں سے کیا۔ اسٹاف نے بتایا کہ مہنگائی کے تخمینوں میں اضافے کی جانب نظر ثانی کی گئی، جس کی بنیادی وجہ مشرق وسطیٰ میں تنازعے کے نتیجے میں تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے اثرات ہیں۔ اسٹاف نے مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعے کی مدت اور شدت کے لحاظ سے متبادل منظرناموں کے مطابق تیل کی عالمی قیمتوں کی مختلف مفروضاتی سمتوں کے اعتبار سے مہنگائی کی پیش گوئیوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اسٹاف نے آگاہ کیا کہ قریبی مدت کے دوران مہنگائی کے تخمینوں میں اضافے کا امکان ہے اور آگے چل کر تمام منظرناموں میں یہ بڑھتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اسٹاف نے پالیسی ریٹ کی متبادل سمتوں سے مشروط مہنگائی کے تخمینے بھی پیش کیے۔

مالی منڈیاں اور نقدِ محفوظ کا انتظام

14۔ زری پالیسی کے نفاذ کے حوالے سے، اسٹاف نے بتایا کہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران شبینہ ریپو ریٹ اوسطاً 10.55 فیصد رہی، جو 10.5 فیصد کے پالیسی ریٹ سے تھوڑی سی زیادہ ہے۔ اسٹیٹ بینک کی اوسط سیالی اعانت، جو زیادہ تر روایتی بینکوں کو فراہم کی گئی، گذشتہ زیرِ جائزہ مدت کے 14.18 ٹریلین روپے سے بڑھ کر موجودہ زیرِ جائزہ مدت میں 15.24 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی جو بینکاری نظام میں سیالیت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی عکاس ہے۔

15۔ نشانیہ خطِ یافت پر بات کرتے ہوئے بتایا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ثانوی مارکیٹ کی خطِ یافت میں 16 تا 71 بیسس پوائنٹس اور تنازعے کے آغاز کے بعد سے 70 تا 153 بیسس پوائنٹس کا اضافہ ہوا ہے۔ ثانوی مارکیٹ کی یافت کے مطابق، ابتدائی نیلامیوں کی قطع شرح میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اسٹاف نے بتایا کہ زیرِ جائزہ مدت میں مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) میں خالص واپسی دیکھی گئی۔

16۔ اسٹاف نے بتایا کہ حکومت نے طویل مدتی معین شرح پی آئی بیز میں زیادہ رقم قبول کرنے کا سلسلہ جاری رکھا، جبکہ رواں شرح میں پی آئی بیز کی قبولیت میں کمی آتی رہی۔ مزید برآں، زیرِ جائزہ مدت میں حکومت نے رواں شرح پی آئی بیز کی خریداری کے لیے دو نیلامیاں کیں۔ یہ بھی بتایا گیا کہ تقریباً 50 فیصد سرکاری تمسکات کا قرضہ عرصیت تین سال سے زیادہ ہے، جس سے خاکۂ عرصیت میں بہتری کی نشاندہی ہوتی ہے۔ تاہم، بلند میزانی ضروریات کی وجہ سے سرکاری تمسکات کا مجموعی اسٹاک بڑھتا رہا۔

17۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران ریاستی یافتوں (Sovereign Yields) میں معتدل بہتری آئی ہے، جو ملک کی بیرونی پوزیشن میں بہتری کی عکاسی کرتی ہے۔

18۔ مبادلہ منڈی میں، زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے پاکستانی روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں 0.2 فیصد مضبوط ہوا، جبکہ اسی مدت کے دوران امریکی ڈالر اہم عالمی کرنسیوں کے کے مقابلے میں 0.7 فیصد کمزور ہوا۔

زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک کے سرویز کے نتائج

19۔ اسٹاف نے اکنامک ایجنٹس نیٹ ورک (EAN) کے ذریعے عمومی معاشی منظرنامے سے متعلق معلومات پیش کیں۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ حالیہ بارشوں اور ژالہ باری نے گندم کی پیداوار کو منفی طور پر متاثر کیا ہے، جبکہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ربیع کی دیگر اہم فصلوں، گنے اور کینولا کی پیداوار کے امکانات میں بہتری آئی ہے۔ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ، خاص طور پر گندم کی کٹائی کے دوران، کاشت کاروں کی تشویش کا بنیادی سبب رہا۔ خریف کی فصلوں کے منظرنامے میں مخلوط رجحان دیکھا گیا، کیونکہ کپاس کی کاشت میں کسانوں کی دلچسپی بدستور کم رہی، جبکہ چاول کی کاشت میں دلچسپی برقرار رہی اور کھاد کی دستیابی بھی مناسب رہی۔ اسٹاف نے مزید نوٹ کیا کہ برآمدی شعبوں کو بیرونی طلب میں کمی، بالخصوص یورپی یونین سے متعلق نقل وحمل کی رکاوٹوں اور مال برداری کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے باعث دباؤ کا سامنا ہے۔ ملکی منڈیوں میں توانائی اور دیگر پیداواری لاگت میں اضافے، نیز ملکی طلب میں کسی حد تک اعتدال آنے کے باعث مختلف صنعتوں اور خدمات کے شعبوں میں منافع کے مارجن دباؤ کا شکار ہیں۔

20۔ اسٹاف نے کمیٹی کو مارچ اور اپریل 2026ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے مختلف سرویز کے نتائج سے آگاہ کیا۔ مشرقِ وسطیٰ کے حالیہ تنازعے اور ایندھن کی مقامی قیمتوں میں اضافے کے تناظر میں صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ہوا۔ تاہم اپریل میں دہرائے گئے سروے میں جنگ بندی اور حکومت کی جانب سے ایندھن کی قیمتوں میں کمی کے بعد ان رجحانات میں کسی حد تک نرمی دیکھی گئی۔ مجموعی طور پر مارچ اور اپریل 2026ء کے سرویز کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ فروری 2026ء کے مقابلے میں صارفین اور کاروباری اداروں، دونوں کی مہنگائی سے متعلق توقعات میں اضافہ اور اعتماد میں کمی واقع ہوئی۔ توقعات اور اعتماد میں ان رجحانات کے باوجود پرچیزنگ مینیجرز انڈیکس، مارچ 2026ء میں کمی کے بعد اپریل 2026ء میں بحال ہوا، جبکہ استعداد سے استفادے کی شرح اپنی طویل مدتی اوسط کے قریب برقرار رہا۔

زری پالیسی پر غور وخوض اور فیصلے کا ووٹ

21۔ زری پالیسی کمیٹی نے 9 میں سے 7 ارکان کی اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ 100 بیسس پوائنٹس بڑھانے کا فیصلہ کیا، جبکہ ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 50 بیسس پوائنٹس اضافے اور ایک رکن نے 150 بیسس پوائنٹس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ میں 100 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان — اپریل 2026ء کی منظوری دی جاتی ہے۔